شمائلِ نبوی ﷺ۔ کلامِ احمد رضا کی روشنی میں

حافظ محمد سہیل شفیق *

نعت کا سب سے بنیادی عنصر مدحت رسول ﷺ ہے۔ آپ ﷺ سے والہانہ محبت کے باعث شعراء نے آپ ﷺ سے وابستہ ہر چیز کو نعت کا موضوع بنایا ہے۔ آپ ﷺ کی ذات مبارک، صفات، تعلیمات، حیات، معجزات، احسانات نیز آپ ﷺ کے آباؤاجداد، ازواج مطہرات، بنات طیبات، اصحاب، دیار و امصار، آپ ﷺ کے معمولات، غزوات، عبادات غرض پوری سوانح نعت کے دائرے میں آتی ہے۔ اس لحاظ سے نعتیہ عناصر کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱۔ بلاواسطہ نعتیہ عناصر: بلاواسطہ نعتیہ عناصر میں آپ ﷺ کے شمائل، خصائل اور فضائل شامل ہیں۔

۲۔ بالواسطہ نعتیہ عناصر: شمائل، خصائل اور فضائل کے علاوہ دیگر تمام عناصر بالواسطہ نعتیہ عناصر کے زمرے میں آتے ہیں۔(۱)

رسول اللہ ﷺ کے مبارک سراپے کا بیان قرآنی سنت ہے۔ احادیث کریمہ میں بھی حضور اکرم ﷺ کے حسن و جمال اور شمائل کا بیان موجود ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ، سیدِ دوعالمؐ کے حسن و جمال کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

> کان رسول اللہ ﷺ ابیض کانما صیغ من فضة - (۲) حضور اقدس ﷺ اس قدر صاف شفاف، حسین اور خوبصورت تھے گویا کہ چاندی سے آپ کا بدن مبارک ڈھالا گیا ہے۔

شمائل کا باب احادیث کے ذخیروں میں بہت نمایاں ہے۔ ہر صحابی نے اپنے ظرف کے مطابق سرکارِ دوعالم ﷺ کو دیکھا اور اپنے مشاہدے کو الفاظ کا پیراہن عطا کیا۔ احادیث مبارکہ میں مناقبِ رسول ﷺ کے ابواب میں آپ ﷺ کا سراپا نہایت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ محدثین نے درجنوں کی تعداد میں کتب خاص اسی موضوع پر مرتب کی ہیں۔ جہاں تک اردو نعت کا تعلق ہے سراپا نگاری اردو نعت کی وہ خصوصیت ہے جسے ایک مکمل اور جامع حقیقت حاصل ہے۔ اردو نعت میں بھی سراپا نگاری سے متعلق خاصا مواد موجود ہے۔ پروفیسر محمد اکرم رضا لکھتے ہیں:

> " سراپا نگاری ہر دور کے شعراء کے پیش نظر رہی ہے۔ عربی، فارسی، اردو اور پنجابی سمیت تمام زبانوں کے شعراء نے اپنے اپنے اندازِ فکر کے مطابق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سراپائے اقدس کے بارے میں رقم کرنے کی کوشش کی ہے۔ اردو میں محسن کاکوروی کی شاعری اس کی روشن مثال ہے۔ لیکن اس ضمن میں جو کمال امام احمد رضا کے حصے میں آیا وہ کسی اور کا مقدر نہیں بن سکا۔ " (۳)

مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی (متوفی ۱۹۲۱ء) نے بارگاہِ رسالت میں اپنے دلی جذبات کے اظہار کے لیے نعت کو ذریعہ بنایا اور عربی، فارسی اور اردو زبان میں خوب نعت کہی۔ ان کا نعتیہ کلام " حدائقِ بخشش " کے نام سے ان کی حیات میں شائع ہوا جو ان کے کلام کا مستند مجموعہ ہے۔ امام احمد رضا کے نعتیہ کلام " حدائقِ بخشش " میں شامل نعتوں کا ایک مختصر جائزہ واضح کرتا ہے کہ فاضل بریلویؒ کے ہاں تخلیق شعر کا جوہر بڑا ثروت مند ہے۔ نہ مضامین کی کمی ہے نہ الفاظ کی تنگ دامنی ہے۔ رواں دواں قافیے، چمکتی ردیفیں، دلوں میں پیوست ہو جانے والے کلمات اور روح کی تار کو چھیڑنے والے نغمات،

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی تاریخ، کراچی یونیورسٹی، کراچی، پاکستان۔

اکثر محسوس ہوتا ہے کہ ذخیرۂ الفاظ منہ کھولے حاضر ہے۔" (۴)

مولانا احمد رضا نے آپ ﷺ کے ایک ایک عضو مبارک کے جمالِ لازوال کا ذکر کیا ہے۔ آپ کے قامت، سر، گیسو، مانگ، گوش مبارک، چشمانِ اقدس، جبینِ سعادت، محرابِ ابرو، مژگانِ اطہر، بینی مبارک، رخسارِ منور، ریش اقدس، قد مبارک، خال وخد، لب مبارک، دہنِ مطہر، زبانِ فیض ترجمان، دوشِ دل افروز، شانۂ جاں نواز، مہرِ نبوت، پشت مقدس، دستِ جودوسخا، انگشت کرم افزا، ناخن مبارک، سینہ پاک، قلبِ منور، بطنِ مبارک، کمر، زانو، کفِ پائے مکرم سمیت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعضائے مبارکہ کی خوب خوب شعری تفسیر بیان کی ہے۔ (۵) مولانا احمد رضا کہتے ہیں :

؎ شاخ قامت شہ میں زلف و چشم ورخسار ولب ہیں
سنبل نرگس گل پنکھڑیاں قدرت کی کیا پھولی شاخ (۶)

سرکار کی قامت سرو قد کی شاخ ہیں، زلف سنبل کی مثل، آنکھیں نرگس کی طرح، رخسار گلاب کے پھول جیسے اور لب مبارک پھول کی پتیوں جیسے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی شاخ کو ہرا ابھرا کرکے اپنی تخلیق کی قدرت کا کمال دکھایا ہے۔ امام احمد رضا نے سرور کائنات فخر موجودات محبوب رب العالمین کے قامتِ سرو قد، زلفِ عنبریں، چشمِ سرمگین رخسار گلعذار، لبہائے خندہ زار کی ایسی تصویر کھینچی ہے کہ اگر کسی نے باغ و بہار نہ دیکھی ہو تو حضور پر نور علیہ السلام کو دیکھ لے یا وہ اوصاف مقدس جو حقیقت پر مبنی ہیں، سن لے۔ (۷)

اردو کی نعتیہ شاعری میں کئی نعت گو شعراء نے سلام لکھے ہیں لیکن امام احمد رضا کے سلام کو جو شہرت حاصل ہوئی ہے وہ کسی کے سلام کو حاصل نہیں ہوئی۔ یہ صرف سلام ہی نہیں بلکہ اس میں حضورِ اقدس ﷺ کے جسم اقدس کے ایک ایک عضو کی عظمت و رفعت کا ذکر والہانہ طور پر کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کا سراپا مبارک سلامِ رضا کی جان ہے۔ سلامِ رضا میں اکتیسویں شعر سے اکیاسی تک آپ ﷺ کے سراپا کا بیان ہے جس میں ہر عضو، اس کی اہم خصوصیت اور اس کے حسن و جمال اور برکات کا تذکرہ ہے۔ (۸)

آیئے ایک نظر کلامِ رضا میں شمائل نبوی ﷺ کے دل نشیں ذکر پر ڈالتے ہیں :

؎ جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں اُس گل پاک منبت پہ لاکھوں سلام (۹)

امام احمد رضا نے ہر ہر عضو کے تفصیلی بیان سے پہلے اس شعر میں آپ کے حسن و جمال کے مجموعی تاثر کا تذکرہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس کو اپنے حسنِ مطلق کا، کامل مظہر بنایا۔ باطنی کمالات و درجات کے ساتھ ساتھ جو حسنِ ظاہری آپ کو ملا اس کی کوئی مثال نہیں۔ (۱۰)

ا۔ چہرۂ مبارک

؎ وصف جس کا ہے آئینۂ حق نما اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام (۱۱)

اس شعر میں چہرۂ مصطفوی کے حسن و جمال اور اس کے آئینۂ جمالِ الٰہی ہونے کا بیان ہے۔ حضرت ہند بن ابی ہالہؓ سے مروی ہے :

یتلا لا وجهه تلا لو القمر لیلة البدر- (۱۲)

یعنی آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔

؎ رخ دن ہے یا مہرِ سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں شب زلف یا مشک ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں (۱۳)

مولانا احمد رضا کہتے ہیں کہ میں اپنے پیارے نبی کے چہرے کو دن کہوں یا آسمان کا سورج لیکن سورج کو بھی روشنی

تو محبوب خدا کے رُخ والضحیٰ سے ملی ہے اور دن کا اُجالا بھی آقا علیہ السلام کے حسن کا جلوہ ہے لہٰذا نہ یہ (دن) حضور کے چہرے جیسا ہو سکتا ہے نہ وہ (سورج)۔ اور سرکار کی زلف عنبریں کو رات کہا جائے یا خالص کستوری (جو نہایت خوشبودار اور سیاہ ہوتی ہے) لیکن یہ بھی میرا خیال غلط ہے۔ کیونکہ رات کی تاریکی اور کستوری کی خوشبو بھی حضور کی زلفوں کا فیض ہے اور مستفیض اور مفیض ایک جیسے تو نہیں ہو سکتے۔ (۱۴) امام احمد رضا کا یہ والہانہ انداز بھی ملاحظہ ہو، کہتے ہیں:

مہر بے داغ کے صدقے جاؤں یوں دمکتے ہیں دمکنے والے (۱۵)

۲۔ جسمِ مبارک

سرو نازِ قدم مغز رازِ حکم یکّہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام (۱۶)

حضور ﷺ کا جسمِ مبارک تمام اجسام پر سبقت رکھتا ہے۔ آپ کا دماغ اور سر مبارک اللہ تعالیٰ کی حکمت اور اسرار کا مخزن ہے۔ بزرگی و برتری کے لیے مثل نقش و نگار پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ آپ تمام فضائل کے جامع اور ہر فضیلت میں دوسروں سے سبقت لے جانے والے ہیں یعنی کائناتِ ہستی کے افراد میں جو جو فضیلتیں الگ الگ ظہور پذیر ہوئیں وہ حضورِ کی ذاتِ اقدس میں کامل طور پر جمع ہیں۔ (۱۷)

میل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پتلا نور کا ہے گلے میں آج تک کوراہی کرتا نور کا (۱۸)

حضورؐ کا جسمِ پاک میلا ہونے سے کس قدر منزہ صاف اور ستھرا ہے کہ جس کپڑے کو آپ استعمال فرماتے ہیں وہ نیا ہی رہتا ہے میلا یا پرانا نہیں ہوتا۔ حضورؐ کی نظافت معنوی و صوری ہر طرح جامع ہے۔ حضرت انسؓ کے پاس ایک دستر خوان تھا جس سے حضور ﷺ نے دست مبارک اور چہرہ پاک صاف کر لیا تھا۔ وہ جب میلا ہو جاتا تو حضرت انسؓ اس کو جلتے تنور میں ڈال کر صاف کر لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے میرے محبوب نے اس کو چھوا ہے اسے آگ نہیں جلا سکتی۔ (۱۹)

اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں اے جانِ جاں میں جانِ تجلّا کہوں تجھے (۲۰)

حدیث میں ہے کہ کوئی دیہاتی شخص بھی آپ کے پاس آتا تو آپ کے چہرہ انور کو دیکھ کر پکار اٹھتا کہ یہ کتنا برکت والا چہرہ انور ہے۔ حضرت ابو رمثہ التیمی فرماتے ہیں میں نے حضور ﷺ کے چہرے کو پہلی ہی بار دیکھا تو مجھے کہنا پڑا: ھذا نبی اللہ واقعی آپ اللہ کے سچے نبی ہیں۔ (۲۱) امام احمد رضا کہتے ہیں:

نور عینِ لطافت پہ الطف درود زیب و زینِ نظافت پہ لاکھوں سلام (۲۲)

آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس سراپا نور اور جسمِ اطہر لطافت و نظافت کا حسین مرقع تھا، کثافت کا وہاں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسولِ خدا ﷺ نے ایک سفر کے دوران اپنے ساتھ سوار فرما لیا۔ فرماتے ہیں میں نے آپ ﷺ کے جسمِ اطہر سے بڑھ کر کسی نرم شے کو مَس نہیں کیا۔ (۲۳)

۳۔ قامت مبارک

ہے گل باغ قدس رخسار زیبائے حضور سرو گلزار قدم قامت رسول اللہ کی ﷺ (۲۴)

امام احمد رضا کہتے ہیں کہ مقدس پاکیزہ باغ کے پھول کی مثل حضور ﷺ کا چہرہ انور ہے اور آپ کا قد مبارک باغ کے سرو کی مانند سب سے اونچا ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ درمیانہ قد تھے نہ طویل القامت نہ پستہ قد۔ مگر آپ کا یہ معجزہ تھا کہ جب آپ لمبے قد والوں کے ساتھ چلتے تو سب سے اونچے نظر آتے تھے ان سے جدا ہو کر درمیانہ قد نظر آتے تھے۔ اگر آپ کسی مجلس میں رونق افروز ہوتے تب بھی سب سے اونچے اور نمایاں دکھائی دیتے۔ (۲۵)

امام احمد رضا کہتے ہیں:

؎ ترا قد مبارک گلبن رحمت کی ڈالی ہے اسے بو کر ترے رب نے بنا رحمت کی ڈالی ہے (۲۶)

اے میرے پیارے نبی ﷺ! آپ کا قد انور سبحان اللہ! رحمت کے سرخ گلاب کی شاخ ہے، جس کو اللہ نے کچھ ایسے پیار سے سینچا اور اپنی رحمت کا پانی دیا کہ آپ کے وجود باوجود کو رحمت کی بنیاد بنا دیا۔ اور فرمایا: وما ارسلنک الارحمۃ للعالمین۔ (الانبیاء: ۱۰۷)

؎ طائران قدس جس کی ہیں قمریاں اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام (۲۷)

۴۔ سر مبارک

؎ جس کے آگے سر سروراں خم رہیں اس سرتاج رفعت پہ لاکھوں سلام (۲۸)

امام احمد رضا، سر اقدس پر سلام عرض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ ہی وہ ذات ہیں جن کے سر اقدس پر اللہ تعالیٰ نے رفعت و برتری کا ایسا تاج سجایا کہ تمام بلندیاں اور رفعتیں اس کے آگے خم ہیں۔

۵۔ گیسوئے معنبر

؎ وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا لکۂ ابرِ رافت پہ لاکھوں سلام (۲۹)

حضور ﷺ کے گیسوئے مبارک مشک کی مثل اور کرم کے بادلوں کی طرح ہیں وہ مہربانی کے بادلوں میں سے بادل کا ایک ٹکڑا ہیں ان پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ گیسوئے مبارکہ کے حوالے سے درج ذیل اشعار بھی ملاحظہ ہوں:

؎ بڑھ گئی تیری ضیا اندھیر عالم سے گھٹا کھل گیا گیسوترا رحمت کا بادل گھر گیا (۳۰)

بھینی خوشبو، سے مہک جاتی ہیں گلیاں واللہ کیسے پھولوں، میں بسائے ہیں تمہارے گیسو (۳۱)

۶۔ مانگ مبارک

؎ لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام (۳۲)

سر اقدس کے بعد حضور ﷺ کی مبارک زلفوں کی سیاہی، خوشبو اور ان کی برکات کا ذکر کیا ہے۔ مبارک زلفوں کی سیاہی کو لیلۃ القدر اور ان میں پرنور مانگ کو مطلع الفجر کہنا امام احمد رضا ہی کا حصہ ہے۔ (۳۳) کیسی نادر تشبیہات ہیں۔

۷۔ چشمانِ اقدس

؎ سرمگیں آنکھیں حریم حق کے وہ مشکیں غزال ہے فضائے لامکاں تک جن کا رمنا نور کا (۳۴)

محبوبِ خدا ﷺ کی سرمگیں چشمان مبارک کو حریم حق کے مشکیں غزال کہنا کیسی نادر تشبیہ اور فضائے لامکاں تک ان کے چوکڑیاں بھرنے کا بیان مازاغ البصر وماطغٰی (النجم: ۱۷) کی کیسی حسین اور نورانی تفسیر ہے۔ نعت شریف میں امام احمد رضا نے عام تشبیہات سے گریز کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی مدح سرائی کے لیے بے مثل محاورے استعمال کیے ہیں اسی طرح آپ کی قوت مدرکہ اور جودتِ طبع نے حضور کے شایان شان تشبیہات ڈھالی ہیں۔ درج ذیل اشعار بھی ملاحظہ ہوں:

؎ شش جہت سمت مقابل شب و روز ایک ہی دھوم والنجم میں ہے آپ کی بینائی کی (۳۵)

آنکھیں یہ نہیں سبزہ مژگاں کے قریب چرتے ہیں فضلائے لامکاں میں آہو (۳۶)

۸۔ بھنویں مبارک

امام احمد رضا کا کمال یہ ہے کہ ایسے الفاظ کو بھی جو سننے میں زیادہ مترنم اور رواں معلوم نہیں ہوتے، مولانا نے

اپنے شعری اور لسانی تجربے سے نغمگی کا حامل بنادیا ہے۔ مثال کے طور پر دیکھیے لفظ "بھووں" کا استعمال وہ بھی سراپائے رسول اکرم ﷺ میں۔۔۔ یقیناً یہ مولانا کے غیر معمولی لسانی تجربے اور تخلیقی تحرک کی دلیل ہے (۳۸)

؎ جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی ان بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام (۳۹)

آپ ﷺ کے مبارک ابرووٴں کے حسن و جمال کا بیان کرتے ہوئے امام احمد رضا کہتے ہیں کہ ابرووٴں کے محرابی حسن کو دیکھ کر کعبہ کی محراب جھک گئی۔ رحمتِ عالم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے وقت جن عجائبات کا ظہور ہوا، ان میں سے ایک کا ذکر ہے۔ یہاں ابرو اور محرابِ کعبہ کے تقابل میں کتنا حسن ہے، کیونکہ خوبصورت ابرو محرابی صورت میں ہوتے ہیں۔

۹۔ جبینِ سعادت

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی مقدس پیشانی کی کشادگی یوں بیان کی ہے:

کان رسول اللہ ﷺ واسع الجبین۔ (۴۰) آپ ﷺ کی جبینِ اقدس کشادہ تھی۔

درج ذیل شعر میں امام احمد رضا آپ ﷺ کی مقدس پیشانی پر سلام عرض کرتے ہوئے واضح کرتے ہیں کہ آپ ہی کی وہ ذات ہے جسے اللہ تعالیٰ نے شفاعتِ کبریٰ کا سہرا اور تاج عطا کیا ہے:

؎ جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام (۴۱)

یہ شعر بھی ملاحظہ ہو جس میں جبینِ اقدس کی نورانیت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

؎ تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا (۴۲)

۱۰۔ محرابِ ابرو

؎ چشمہ مہر میں موج نورِ جلال اس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام (۴۳)

سرورِ دو عالم ﷺ کے دونوں ابرووٴں کے درمیان نہایت ہی خوبصورت رگ تھی جو ناراضگی و جلال کے وقت ابھر آتی۔ امام احمد رضا اس شعر میں اسی مقدس رگ پر سلام عرض کرتے ہوئے آپ کے چہرہ انور کو چشمۂ مہر اور اس مقدس رگ کو موجِ نورِ جلال فرماتے ہیں۔ (۴۴)

۱۱۔ مژگانِ اطہر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سرورِ دو عالم ﷺ کی پلکوں کے حسن کو یوں بیان فرماتے ہیں: آپ کی مبارک آنکھوں کی پلکیں نہایت لمبی تھیں۔ (۴۵) امام احمد رضا آپ کی ان خوبصورت پلکوں کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں:

؎ ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ ظلۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام (۴۶)

۱۲۔ بینی مبارک

؎ بینی پر نور پر رخشاں ہے بکّہ نور کا ہے لواء الحمد پر اڑتا پھریرا نور کا (۴۷)

امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی نورانی ناک شریف پر نور کا شعلہ ایسے چمکتا ہے جیسے لواء الحمد پر نورانی عَلَم کا پھریرا اڑ رہا ہے۔

۱۳۔ رخسارِ منور

؎ ہے گل باغِ قدس رخسار زیبائے حضور! سروِ گلزارِ قدم قامت رسول اللہ کی (۴۸)

آپ ﷺ کے مبارک رخسار نہایت ہی خوب صورت تھے۔ رنگت میں سفید و سرخی مائل تھے۔ نرم و دلکش

تھے۔ ان میں ابھار نہیں تھا اور نہ ہی دبے ہوئے تھے۔ بلکہ اعتدال پر تھے۔

۱۴۔ ریش اقدس

خط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھبن سبزہ نہر حمت پہ لاکھوں سلام (۴۹)

ریش اقدس کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ اس نہر رحمت (دہن مبارک) کے گرد لہلہانے والا سبزہ ہے جس نے نہر رحمت کو چار چاند لگادیے ہیں۔ اردو نعتیہ شاعری ہی نہیں شاید ہی کسی زبان کی نعتیہ شاعری میں حضور اکرم ﷺ کی ریش مبارک پر اس قدر دل کش، ایمان افروز اور پُر معنی شعر موجود ہو۔ (۵۰)

یہ شعر بھی ملاحظہ ہو:

ریشِ خوش معتدل مرہم ریش دل ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام (۵۱)

مولانا احمد رضا اپنے پیارے آقا ﷺ کی مبارک داڑھی کے حسن وجمال کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کے بارے میں منقول تمام روایات کا خلاصہ اس شعر میں بیان کرتے ہیں۔ یہاں ریش (داڑھی) اور ریش (زخم) کا تقابل کتنا حسین ہے۔ "سبزۂ نہر قدرت" اور "ہالۂ ماہِ ندرت" کی تراکیب آپ کے مطالعہ شمائل نبوی کی گہرائی پر واضح دلیل ہیں۔ آپ کا مبارک دہن چونکہ علم وحکمت کا دریا اور چشمہ ہے اس لیے داڑھی مبارک کو سبزہ نہر کہا۔ اسی طرح آپ کا مقدس چہرہ چاند کی طرح گولائی میں تھا اس لیے داڑھی مبارک کو اس کے گرد ہالہ کہا۔ (۵۲)

۱۵۔ لب مبارک

ہیں عکسِ چہرہ سے لبِ گلگوں میں سرخیاں ڈوبا ہے بدرِ گل سے شفق میں ہلال گل (۵۳)

یعنی حضورؐ کے چہرہ منور کے عکس وپرتو کی وجہ سے حضور ﷺ کے پھولوں جیسے ہونٹوں میں سرخیاں ہیں۔ دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ خوبصورت سے ہلال (دوہونٹ) ایک خوبصورت بدر (چہرہ) سے نکل کر سرخی میں ڈوب گیا ہے۔

وہ گل ہیں لب ہائے نازک ان کے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے
گلاب گلشن میں دیکھے بلبل یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے (۵۴)

مولانا احمد رضا درج بالا شعر میں کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے لب مبارک ایسے نازک پھول ہیں کہ ان سے ہزاروں قسم کے پھول جھڑتے ہیں۔ بلبل گلستان میں گلاب کی بہار کیا دیکھتی ہے ارے یہ دیکھ کہ یہاں گلستان، مصطفےٰ ﷺ کے گلاب جیسے ہونٹوں میں سمایا ہوا ہے۔ بلکہ گلاب وگلشن کی یہ رعنائی آپ ہی کے حسن وجمال کا صدقہ ہے۔ (۵۵)

سلامِ رضا کا یہ شعر بھی ملاحظہ ہو:

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام (۵۶)

مولانا احمد رضا کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے مبارک نازک ہونٹ ایسے تھے جیسے مقدس پاکیزہ گلاب کے پھول کی پتیاں۔ ان ہونٹوں کی نزاکت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

۱۶۔ دہنِ مطہر

دل بستہ وخوں گشتہ نہ خوشبو نہ لطافت کیوں غنچہ کہوں ہے مرے آقا کا دہن پھول (۵۷)

حضورِ اقدس ﷺ کا دہن مطہر نہ صرف مصدرِ وحی الٰہی اور مخزنِ علم وحکمت تھا بلکہ اپنی ساخت کے اعتبار سے اعتدال اور موزونیت کا آئینہ دار تھا۔ دہنِ مبارک تنگ نہ تھا بلکہ فراخ تھا جس کا حسنِ مناسبت اور کمالِ موزونیت کی بنا پر آپ کے چہرہ اقدس کا حسن دوبالا ہوگیا تھا۔ امام احمد رضا کہتے ہیں کہ کیوں غنچہ کہوں میرے آقا کا دہن تو خوشبو ولطافت میں پھول

کی مثل ہے۔ درج ذیل اشعار ملاحظہ کیجیے اور معانی کے گل ہائے رنگارنگ سے عطر بیزی و شادابی حاصل کیجیے:

؎ وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا چشمہ علم وحکمت پہ لاکھوں سلام (۵۸)

جس کے پانی سے شاداب جان و جناں اس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام (۵۹)

۱۷۔ گلا مبارک

؎ جس میں نہریں ہیں شیر وشکر کی رواں اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام (۶۰)

حضور ﷺ کے گلوئے مبارک میں دودھ اور شکر کی نہریں جاری تھیں۔ اسی مبارک گلے کی تازگی و لحن داؤدی پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ ابن عساکر نے حضرت علیؓ سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ کو خوبصورت، خوش آواز، اعلیٰ نسب میں پیدا فرمایا۔ آپ جب خطبہ دیتے یا گفتگو فرماتے تو سامعین پر مردوں کا گمان ہوتا تھا کہ کوئی حرکت تک نہ کرتا نہ آواز نکالتا تھا۔ بڑی توجہ وانہماک سے آپ کی گفتگو کو سنتا تھا اور یاد رکھتا تھا، دوسروں کو بھی سناتا تھا۔ (۶۱)

۱۸۔ دندانِ مبارک

؎ دندان ولب و زلف ورُخ شہ کے فدائی ہیں دُرِّعدن لعلِ یمن مشکِ ختن پھول (۶۲)

اس شعر میں حضرت رضا بریلوی نے اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے دندان مبارک کو "دُرِّعدن" یعنی جنت کا موتی کہنے کے ساتھ ساتھ ایک ہی شعر میں دندان، لب، زلف اور رخ کی تعریف کرکے شعر کو جامعیت کا حسن بخشا ہے۔ دندان کی مناسبت سے دُرِّ عدن اور لب کی مناسبت سے لعلِ یمن اور زلف کی مناسبت سے مشکِ ختن اور رُخ کی مناسبت سے پھول۔ کیا ہی عجیب صفت ہے اسے شعراء ہی سمجھ سکتے ہیں۔ یعنی ہمارے محبوب شہِ کونین ﷺ کے دندانِ مبارک پر دُرِّ عدن اور لبِ اطہر کے لعلِ یمن اور زلفِ عنبریں پر مشکِ ختن اور چہرہ اقدس پر پھول جان چھڑکتے ہیں۔ اس لیے کہ یہ اشیاء اپنی جگہ پر انتہائی جمال و کمال کی حامل ہیں۔ لیکن حضور سرورِ عالم ﷺ کو جو اللہ تعالیٰ نے حسن و جمال اور کمال بخشا ہے۔ اس کے بالمقابل یہ اشیاء کچھ بھی نہیں۔ (۶۳) یہ شعر بھی ملاحظہ ہوں:

؎ جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام (۶۴)

حضور ﷺ کے دہن مبارک میں دندان مقدس موتیوں کی لڑیوں کی طرح پروئے ہوئے تھے۔ دانت مبارک، باریک، آبدار اور ایک دوسرے سے جداجدا تھے مبارک دانتوں کے درمیان باریک ریخیں تھیں۔ دوران گفتگو اور تبسم کے موقع پر ان ریخوں سے نور کی شعاعیں پھوٹتی دکھائی دیتیں۔ جیسا کہ حدیثِ مبارکہ میں ہے:

اذاتکلم رئی کالنور یخرج من بین ثنا یاہ (۶۵)

۱۹۔ زبانِ فیض ترجمان

؎ وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام (۶۶)

حضور ﷺ کی زبان مبارک اسرارِ معرفت کی ترجمان تھی۔ قرآن کریم نے کیسی شاندار گواہی دی:

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی- (النجم: ۲-۳)

درج بالا شعر میں اسی جانب اشارہ ہے کہ آپ ﷺ کی زبانِ مبارک انوارِ کُن کی عملی تفسیر تھی۔ زبان کیا تھی فصاحت و بلاغت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھی۔ یہ شعر بھی ملاحظہ ہو:

؎ میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زبان نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں (۶۷)

۲۰۔ دوشِ دل افروز

؎ دوش بردوش ہے جن سے شانِ شرف ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں

آپ ﷺ کے کاندھے اور دوش مبارک نہایت مضبوط اور خوبصورت تھے۔ دونوں کاندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ شانے ذرا فربہ، جلالت وہیبت کا مظہر اتم اور قوت اور توانائی کی عظیم علامت تھے۔ حضرت براء بن عازبؓ آپ کے مبارک کاندھوں کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعيد مابين المنكبين

آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان عجیب شان کا فاصلہ تھا۔ (۶۹)

۲۱۔ بازوئے مبارک

؎ کعبہ دین وایماں کے دونوں ستوں ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام (۷۰)

آپ ﷺ کے مقدس بازو نہایت ہی خوبصورت اور موزونیت کے ساتھ طویل تھے اور ان کی کلائیوں پر بال تھے۔ (۷۱) امام احمد رضا مذکورہ بالا شعر میں کہتے ہیں کہ حضور ﷺ ہمارے دین اور ایمان کا کعبہ ہیں اور آپ کے دونوں بازو رسالت کے ستون ہیں ان پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

۲۲۔ پسینہ مبارک

؎ کیا مہکتے ہیں مہکنے والے بو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے (۷۲)

درج بالا شعر میں مولانا احمد رضا اپنے آقا نبی اکرم ﷺ کے جسم اقدس سے پھوٹنے والی خوشبو کا تذکرہ فرما رہے ہیں کہ جب آپ ﷺ کے جسم پاک سے جنت کی خوشبوؤں سے ملتی جلتی خوشبو پھیلتی تو کوچہ و بازار مہک اٹھتے۔ اور جب کسی صحابی نے حضور علیہ السلام کو تلاش کرنا ہوتا اور پتہ چلتا تو اسی مہک پہ چلتا جاتا تو سامنے حضور علیہ السلام جلوہ گر ہوتے، جیسا کہ صحابہ کرام کا طریقہ تھا۔ یہ خوب صورت شعر بھی ملاحظہ ہوں:

؎ انھیں کی بو، مایہ سمن ہے انھیں کا جلوہ چمن چمن ہے

انھیں سے گلشن مہک رہے ہیں انھیں کی رنگت گلاب میں ہے (۷۳)

۲۳۔ مہرِ نبوت

؎ بوسہ گہ اصحاب وہ مہرِ سامی وہ شانہ چپ میں اس کی عنبر فامی

یہ طرفہ کہ ہے کعبہ جان و دل میں سنگِ اسود نصیب رکنِ شامی (۷۴)

نبی اکرم ﷺ کی پشت انور پر بائیں کندھے کے قریب ابھری ہوئی مہر نبوت جو عنبر خالص کی طرح خوشبو اور رنگ میں تھی، صحابہ کرام اس کو بڑی محبت سے بوسے دیتے تھے۔ امام احمد رضا مذکورہ بالا رباعی میں کہتے ہیں: ہمارے دل اور ہماری جان کا کعبہ محمد رسول اللہ کی ذات والا صفات ہے اور اس کعبہ کے رکن شامی (بائیں کندھے) کے پاس حجر اسود (مہر نبوت کی شکل میں) نصب ہے۔

؎ حجرِ اسود کعبہ جان و دل یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام (۷۵)

۲۴۔ شانہ مباک

آپ ﷺ کے کاندھے اور دوش مبارک نہایت مضبوط اور خوبصورت تھے۔ آپ ﷺ کی مبارک زلفیں بعض

اوقات کاندھوں تک ہوجاتی تھیں۔ اسی کیفیت کو سامنے رکھتے ہوئے امام احمد رضا کہتے ہیں:

؎ دوش بر دوش ہے جن سے شانِ شرف   ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام (۷۶)

۲۵۔ پشت مقدس

؎ روئے آئینہ علم پشتِ حضور   پشتیِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام (۷۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں تمھارا امام ہوں۔ رکوع اور سجود میں مجھ سے سبقت نہ لے جاؤ۔ میں آگے اور پیچھے یکساں دیکھتا ہوں۔ (۷۸)

امام احمد رضا نے اسی حدیث مبارکہ کے پیش نظر درج بالا شعر میں آپ ﷺ کی پشتِ انور کا ذکر کرتے ہوئے اسے آئینہ علم اور تمام ملّتِ اسلامیہ کا پشتی بان (ناخدا) قرار دیا ہے۔

۲۶۔ دستِ جود و سخا

؎ کفِ دریائے کرم میں ہیں رضا   پانچ فوارے چھلکنے والے (۷۹)

امام احمد رضا، آپ ﷺ کے دستِ مبارک کی شان بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: اے رضا کرم کے دریا کی ہتھیلی سے پانچ فوارے جاری ہوتے ہیں۔ عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ پانی کم ہوگیا آپ نے فرمایا بچا ہوا پانی تلاش کرکے لاؤ لوگ ایک برتن میں تھوڑا سا پانی لائے حضور ﷺ نے اس برتن کے پانی میں اپنا ہاتھ رکھ دیا اور ارشاد فرمایا برکت والے پانی اور اللہ کی برکت کی طرف آؤ۔ میں نے دیکھا پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا تھا۔ جیسے چشمہ جاری ہوتا ہے۔ (۸۰)

؎ نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں   انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام (۸۱)

۲۷۔ انگشت کرم افزا

؎ ہے لب عیسیٰ سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں   سنگریزے پاتے ہیں شیریں مقالی ہاتھ میں (۸۲)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لب اعجاز سے مردوں کو زندگی ملتی تھی یہاں بے جان سنگریزوں کو لب اعجاز مصطفیٰ سے نہیں بلکہ ان کے انگشت پاک کے اشارے سے، کافر کی مٹھی یعنی ابوجہل کی مٹھی کے سنگریزے بھی بولنے لگے اور سرکار ﷺ کا کلمہ پڑھ لیا۔ اب اس سے بڑھ کر شیریں مقالی اور کیا ہوگی؟

مصرع ثانی میں شیریں مقالی کا ٹکڑا نہایت ہی جاندار اور بلاغت آفریں ہے اور یہ مولانا کا کمال ہے کہ شیریں مقالی جیسا مشکل اور بہت دور کا قافیہ اس قدر حسن و خوبی کے ساتھ باندھ دیا کہ شعر میں جان پڑ گئی۔ (۸۳)

؎ چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں   کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا (۸۴)

امام احمد رضا نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رخ زیبا تو کیا آپ کے دستِ انور کی انگلی مبارک کی رعنائی کی بھی چاند پر فوقیت بیان کی ہے کہ جب چاند نبی مکرم ﷺ کی انگلی کی تجلیات کے سامنے مغلوب ہوگیا تو آپ کے چہرے کے حسنِ بے حجاب کا مقابلہ کس طرح کرسکتا ہے۔ (۸۵) فرماتے ہیں:

؎ برق انگشت نبی چمکی تھی اس پر ایک بار   آج تک ہے سینہ مہ میں نشانِ سوختہ (۸۶)

۲۸۔ ناخن مبارک

؎ دل اپنا بھی شیدائی ہے اس ناخن پا کا   اتنا بھی مہِ نو پہ نہ اے چرخ کہن پھول (۸۷)

فلک پر جب پہلی کا چاند چڑھتا ہے تو وہ گویا اتراتا ہے کہ مجھ پر ایسا محبوب ہے کہ جس کی مثال نہیں۔ امام احمد رضا کہتے ہیں کہ اے چرخ کہن ہمارے دل اپنے محبوب کریم ﷺ کے پائے ناز کے ناخن مبارک (ناخن مبارک ہلال کی شکل میں ہے) پر فریفتہ ہیں۔ اے چرخ کہن اب بتا کہ ہمارے محبوب ﷺ کے پائے ناز مبارک کے ناخن کے مقابلہ میں تیرے نورہلال کی کیا حقیقت ہے بلکہ تو اپنے محبوب مہ نو سے پوچھ کہ وہ میرے محبوب کے پائے ناز کے ناخن مبارک کے حسن و جمال پر نثار ہونے کو تیار ہے۔(۸۸)

؎ دو قمر دو پنجہ خور دو ستارے دس ہلال ان کے تلوے، پنجے، ناخن، پائے اطہر ایڑیاں (۸۹)

آقائے دو عالم نور مجسم ﷺ کے قدم مبارک کے دو پنجے گویا چاند و سورج ہیں (پنجوں کے پھیلاؤ کو چاند سورج کی کرنوں اور شعاعوں سے خوب مطابقت ہے) ایڑیاں دو ستارے ہیں اور پاؤں مبارک انگلیوں کے دس ناخن، پہلی رات کے دس عدد چاند کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ پہلے شعر میں مشبہ بہ اور دوسرے میں مشبہ کو لف و نشر مرتب کے طریقے پر جس انداز سے جوڑا گیا ہے اس کی نزاکتوں کا اندازہ کوئی ماہر شاعر ہی کر سکتا ہے۔(۹۰)

۲۹۔ سینۂ پاک

؎ شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا (۹۱)

حضور سرور عالم ﷺ کا قلب مبارک شمع کی طرف روشن و منور ہے جسم پاک مثل فانوس دل کو ڈھانپے ہوئے ہے اور سینہ مبارک مثل شیشہ چمک رہا ہے۔ شمع دل یعنی سینہ مبارک کے بارے میں کتب سیر و احادیث میں ہے کہ حضور ﷺ سواء البطن والصدر تھے یعنی آپ کا شکم اقدس اور سینہ اطہر ہموار و برابر تھا۔ سینہ اقدس کسی قدر ابھرا ہوا اور چوڑا تھا۔ اس سینۂ اقدس کی شرح اور قلب شریف کی وسعت کا بیان طاقت انسانی سے خارج ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

الم نشرح لک صدرک (انشراح: ۱)

اے حبیب کیا ہم نے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا۔

امام احمد رضا کہتے ہیں:

؎ رفع ذکرِ جلالت پہ ارفع درود شرح صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام (۹۲)

۳۰۔ قلبِ منور

آپ ﷺ کے قلب شریف کا اعجاز ہے کہ تمام قرآن اس پر نازل ہوا۔ اوروں پر نیند غلبہ کرے تو آنکھیں محوِ خواب ہو جاتی ہیں اور دل غافل ہو جاتا ہے۔ مگر آپ ﷺ کا قلبِ اقدس نیند کی حالت میں بھی بیدار رہتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری آنکھیں سو جاتی ہیں مگر دل نہیں سوتا۔(۹۳) امام احمد رضا کہتے ہیں:

؎ دل سمجھ سے وریٰ ہے مگر یوں کہو غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام (۹۴)

۳۱۔ شکمِ مبارک

حضور ﷺ کا فقر اختیاری تھا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ اگر تم چاہو تو ارض مکہ کو تمھارے لیے سونا بنا دوں۔ میں نے عرض کیا: میرے پروردگار میں چاہتا ہوں کہ ایک دن آسودہ رہوں اور ایک دن بھوکا رہوں۔ جب بھوکا رہوں تو تیری طرف زاری و عاجزی کروں اور دل و جان سے تجھے یاد کروں۔ جب آسودہ رہوں تو تیرا شکر اور تیری حمد کروں۔(۹۵) امام احمد رضا آپ ﷺ کے اس فقر اختیاری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

؎ کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام (۹۶)

۳۲۔ پنڈلی مبارک

؎ ساق اصلِ قدم شاخ نخلِ کرم شمع راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام (۹۷)

امام احمد رضا کہتے ہیں، حضور ﷺ کی پنڈلی مبارک کی مثال ایسے ہے جیسے کرم اور مہربانی کے درخت کی دوشاخیں ہیں جو مقام مقصود تک پہنچانے والے راستے کے لیے شمعیں ہیں، ان پنڈلیوں پر لاکھوں سلام ہوں۔ طبرانی نے عصمہ بن مالک خطمی سے روایت کیا کہ حضور ﷺ مسجد قبا تشریف لائے، واپسی پر آپ کو سواری پیش کی گئی جو بہت سست رفتار تھی۔ صرف آپ کے سوار ہونے اور پنڈلیوں سے اس کے گرد حلقہ بنانے سے وہ تیز رفتار ہو گئی۔(۹۸)

۳۳۔ کفِ پائے مکرم

؎ کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام (۹۹)

سابقہ شعر میں پنڈلی کا ذکر تھا۔ اب آپ کے قدمین شریفین اور ان کی عظمت و مقام کا بیان ہے۔ حضور ﷺ کے دونوں پاؤں مبارک نرم، پُر گوشت تھے، ان کے تلوے قدرے گہرے تھے۔ ان کی انگلیاں تناسب کے ساتھ لمبی تھیں۔ قدم سے اس طرح ہموار کہ پانی ان سے فی الفور ڈھل جاتا۔ قدمین شریفین خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھے۔(۱۰۰)

۳۴۔ ایڑیاں مبارک

امام احمد رضا نے حضور ﷺ کی ایڑیوں کی تعریف متنوع انداز میں کی ہے۔ آپؒ کی ایڑیوں کو بھی آپ نے شمس و قمر کی عارض سے تشبیہ دی ہے۔ ایڑیوں کے حسن و جمال و خصائص کے حوالے سے درج ذیل شعر ملاحظہ ہو:

؎ عارض شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں
عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوشتر ایڑیاں (۱۰۱)

امام احمد رضا شمائل نبوی ﷺ کو بیان کرتے ہوئے کیا خوب کہتے ہیں:

لم یاتِ نظیرک فی نظرٍ مثلِ تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا (۱۰۲)

حوالہ جات و حواشی

(۱) قریشی، ڈاکٹر محمد طاہر، "نعت اور نعتیہ عناصر"، مشمولہ: نعت رنگ، مدیر: سید صبیح رحمانی، کراچی: نعت ریسرچ سینٹر، ش ۱۴، ص ۲۳۹
(۲) ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی، باب ما جاء فی خلق رسول اللہ ﷺ، رقم الحدیث: ۱۱
(۳) رضا، پروفیسر محمد اکرم، تاجدارِ ملکِ سخن، س ن، لاہور: المدینہ دارالاشاعت، ص ۹۸
(۴) قریشی، ڈاکٹر محمد اسحاق، "مولانا احمد رضا خانؒ کی اردو نعتیہ شاعری"، ش ۱۸، ص ۸۵
(۵) رضا، پروفیسر محمد اکرم، تاجدارِ ملکِ سخن، س ن، لاہور: المدینہ دارالاشاعت، ص ۱۴۴
(۶) رضا خان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ۱۹۹۷ء، بمبئی: رضا اکیڈمی، ص ۱۰۳
(۷) اویسی، علامہ فیض احمد، الحقائق فی الحدائق، س ن، بہاولپور: مکتبہ اویسیہ، ج ۳، ص ۶۴
(۸) قادری، مفتی محمد خان، شرح سلامِ رضا، ۱۹۹۴ء، طبع دوم، لاہور: مرکزِ تحقیقاتِ اسلامیہ، ص ۵۷

(۹) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۲۶۹
(۱۰) قادری، مفتی محمد خان، شرح سلامِ رضا، ص ۲۲۵
(۱۱) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۲۶۹
(۱۲) جامع ترمذی، باب ما جاء فی خلق رسول اللہ ﷺ، رقم الحدیث: ۶
(۱۳) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۱۳۷
(۱۴) قادری، مولانا غلام حسن، شرح کلام رضا فی نعت المصطفےٰ، س ن، لاہور: مشتاق بک کارنر، ص ۳۲۵
(۱۵) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۱۷۲
(۱۶) ایضاً، ص ۲۶۶
(۱۷) قادری، مفتی محمد خان، شرح سلامِ رضا، ص ۱۱۹
(۱۸) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۲۳۴
(۱۹) اویسی، علامہ فیض احمد، سخن رضا، س ن، لاہور: شیخ محمد بشیر اینڈ سنز، ص ۱۲
(۲۰) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۱۷۸
(۲۱) جامع ترمذی، باب ماجاءفی شیب رسول اللہ رسول اللہ ﷺ، رقم الحدیث: ۷
(۲۲) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۲۶۶
(۲۳) قادری، مفتی محمد خان، شرح سلامِ رضا، ص ۱۱۳
(۲۴) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۱۶۶
(۲۵) اویسی، علامہ فیض احمد، سخن رضا، ص ۱۵۲
(۲۶) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۱۸۴
(۲۷) ایضاً، ص ۲۶۹
(۲۸) ایضاً، ص ۲۶۹
(۲۹) ایضاً، ص ۲۷۰
(۳۰) ایضاً، ص ۹۶
(۳۱) ایضاً، ص ۱۴۴
(۳۲) ایضاً، ص ۲۷۰
(۳۳) قادری، مفتی محمد خان، شرح سلامِ رضا، ص ۲۴۶
(۳۴) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۲۳۷
(۳۵) ایضاً، ص ۱۶۷
(۳۶) ایضاً، ص ۳۶۵
(۳۷) ایضاً، ص ۲۷۰
(۳۸) تنظیم الفردوس، ڈاکٹر، "کلامِ رضا کی لسانی تشکیلات اور اس پر مقامی اثرات" مشمولہ: کلامِ رضا فکری و فنّی زاویے، مرتبہ: سید صبیح رحمانی، ۲۰۱۷ء، کراچی: نعت ریسرچ سینٹر، ص ۲۱۰
(۳۹) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۲۷۰
(۴۰) جامع ترمذی، باب ما جاء فی خلق رسول اللہ ﷺ، رقم الحدیث: ۷

(۴۱) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۲۷۰
(۴۲) ایضاً، ص ۲۳۳
(۴۳) ایضاً، ص ۲۷۰
(۴۴) قادری، مفتی محمد خان، شرح سلامِ رضا، ص ۲۵۷
(۴۵) جامع ترمذی، باب ما جاء فی خلق رسول الله ﷺ، رقم الحدیث: ۶
(۴۶) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۲۷۰
(۴۷) ایضاً، ص ۲۳۳
(۴۸) ایضاً، ص ۱۶۶
(۴۹) ایضاً، ص ۲۷۱
(۵۰) عزیزی، ڈاکٹر عبدالنعیم، اردو نعت گوئی اور فاضل بریلوی، ۲۰۰۸ء، کراچی: ادارۂ تحقیقات امام رضا انٹرنیشنل، ص ۵۲۱
(۵۱) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۲۷۱
(۵۲) قادری، مفتی محمد خان، شرح سلامِ رضا، ص ۲۸۶
(۵۳) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۱۱۴
(۵۴) ایضاً، ص ۱۸۲
(۵۵) اویسی، علامہ فیض احمد، سخن رضا، ص ۲۰۰
(۵۶) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۲۷۲
(۵۷) ایضاً، ص ۱۱۵
(۵۸) ایضاً، ص ۲۷۲
(۵۹) ایضاً، ص ۲۷۲
(۶۰) ایضاً، ص ۲۷۳
(۶۱) اویسی، علامہ فیض احمد، سخن رضا، ص ۳۳۲
(۶۲) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۱۱۵
(۶۳) اویسی، علامہ فیض احمد، الحقائق فی الحدائق، ج ۳، ص ۴۳۲
(۶۴) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۲۷۲
(۶۵) جامع ترمذی، باب ما جاء فی خلق رسول الله ﷺ، رقم الحدیث: ۱۴
(۶۶) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۲۷۲
(۶۷) ایضاً، ص ۱۳۵
(۶۸) ایضاً، ص ۲۷۳
(۶۹) جامع ترمذی، باب ما جاء فی خلق رسول الله ﷺ، رقم الحدیث: ۷
(۷۰) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۲۷۳
(۷۱) جامع ترمذی، باب ما جاء فی خلق رسول الله ﷺ، رقم الحدیث: ۷
(۷۲) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۱۷۲
(۷۳) ایضاً، ص ۱۸۲

(۷۴) ایضاً، ص۲۲۶

(۷۵) ایضاً، ص۲۷۳

(۷۶) ایضاً

(۷۷) ایضاً

(۷۸) بخاری، محمد بن مسلم، صحیح بخاری، کتاب الاذان ، باب تسویة الصفوف عندا لاقامة و بعدھا، ح: ۷۱۸

(۷۹) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۱۰۳

(۸۰) صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، رقم الحدیث: ۳۵۷۳

(۸۱) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۲۷۴

(۸۲) ایضاً، ص ۱۳۲

(۸۳) عزیزی، ڈاکٹر عبدالنعیم ،اردو نعت گوئی اور فاضل بریلوی، ص ۳۳۲

(۸۴) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۲۳۸

(۸۵) رضوی، غلام مصطفیٰ قادری، "کلامِ رضا میں حسن و جمالِ مصطفوی کے نرالے تذکرے، مشمولہ: نعت رنگ، شمارہ ۱۸، ص ۳۰۹

(۸۶) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۱۵۵

(۸۷) ایضاً، ص ۱۱۶

(۸۸) اویسی، علامہ فیض احمد، الحقائق فی الحدائق، ج ۳، ص ۴۴۲

(۸۹) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۱۲۰

(۹۰) قادری، مولانا غلام حسن، شرح کلام رضا فی نعت المصطفےٰ، ص ۲۴۶

(۹۱) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۲۳۴

(۹۲) ایضاً، ص ۲۷۴

(۹۳) ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، کتاب التطوع، باب فی صلاة اللیل، رقم الحدیث: ۱۳۴۱

(۹۴) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۲۷۴

(۹۵) جامع ترمذی، کتاب الزھد عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی الکفاف والصبر علیه، رقم الحدیث: ۲۳۴۷

(۹۶) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۲۷۴

(۹۷) ایضاً، ص ۲۷۴

(۹۸) اویسی، علامہ فیض احمد، سخن رضا، ص ۳۳۹

(۹۹) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۲۷۴

(۱۰۰) قادری، مفتی محمد خان، شرح سلامِ رضا، ص ۳۷۱

(۱۰۱) رضاخان، مولانا احمد، حدائق بخشش، ص ۱۲۱

(۱۰۲) ایضاً، ص ۹۱

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆